ادبیات

غزل

سید حرمت الاکرام

ایسا جاں دادۂ آشوبِ معانی نہ ملا
مجھ کو اپنا سا کوئی دشمنِ جانی نہ ملا

کیا ہو صورت کشیِ لیلیٔ ارماں کہ ہمیں
دلِ خوں گشتہ ملا، خامۂ مانی نہ ملا

وہی تاریک جبینی وہی تاریک شبی
زندگی کو صلۂ شعلہ بجانی نہ ملا

دل کی آئینہ طرازی نے بچایا ورنہ
کہتے کس طرح کہ اپنا کوئی ثانی نہ ملا

سرِ دامانِ مژہ ایک ہی بار آئی بہار
پھر لہو دل کا پئے لالہ چکانی نہ ملا

کیا بجھاتا کوئی سینوں کی بھڑکتی ہوئی آگ
وقت کے دشتِ بلا میں کہیں پانی نہ ملا

لذتِ دل زدگی کے لئے ترسے کیا کیا!
اہلِ پندار کو انعامِ جوانی نہ ملا

دل کے بازار میں اس فن کی نہیں قدر ابھی
عقلِ خوش طبع! مرے خون میں پانی نہ ملا

نازِ خاموش لبی بھی نہ ہو رسوا حرمتؔ
دل کے افسانے میں آنکھوں کی کہانی نہ ملا

غزل

سعادت نظیر

کسی کا راستہ ہم نے جو رات بھر دیکھا
گواہ رہنا، ستارو، بچشمِ تر دیکھا

جدھر نگاہ اٹھی، حسنِ معتبر دیکھا
یہ ایک خواب محبت میں عمر بھر دیکھا

مجالِ دید کہاں، زعمِ آگہی کیسا؟
نقاب اٹھی تو زمانے کو بے خبر دیکھا

یقین تھا کہ نہ آئیں گے وہ مگر پھر بھی
نگاہِ شوق سے سو بار سوئے در دیکھا

وہ بے نیازِ دو عالم سے ہو گیا جس نے
تمھارے جلوۂ رنگیں کو اک نظر دیکھا

ستم کے ہاتھوں سے، افسوس، پائمال ہوا
وہ کج کلاہ، جسے راہِ راست پر دیکھا

لرز رہے ہیں ستارے سے کچھ سرِ مژگاں
مآلِ کاوشِ غم، قصہ مختصر دیکھا

نظیرؔ، لذتِ غم، اور تیرا حسنِ بیاں!
نہ پوچھ مجھ سے کہ کیا حالِ چارہ گر دیکھا؟